سورۃ الاخلاص

آیاتہا ۴ | ۱۱۲ سورۃ الاخلاص مکیۃ ۲۲ | رکوعہا ۱

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت حسن بصری، عطا، عکرمہ اور جابر نے کہا، یہ سورت مکی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک قول، قتادہ، ضحاک اور سدی نے کہا: یہ سورت مدنی ہے اس کی چار آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ ③ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

''(اے حبیب!) فرما دیجئے وہ اللہ ہے، یکتا، اللہ صمد ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے''۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① وہ واحد طاق ہے اس کے کوئی مشابہ نہیں، کوئی اس کی مثل نہیں، اس کی بیوی نہیں، اس کا کوئی بچہ نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ احد اصل میں وحد تھا اس کی واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا۔ اس معنی میں نابغہ کا قول ہے: بِذِی الجَلِیلِ عَلیٰ مُسْتَأنِسٍ وَحَدِ جلیل ایک بوٹی ہے جو کمزور اور چھوٹی سی ہوتی ہے اور ذوالجلیل اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں وہ بوٹی ہوتی ہے۔

سورۂ بقرہ میں واحد اور احد میں فرق گزر چکا ہے ''کتاب الاسنی فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ'' میں مفصل بحث گزر چکی ہے۔ الحمد للہ۔ اَحَدٌ مرفوع ہے کیونکہ اس کا معنی ہے ھو احد۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اس کا معنی ہے قل الأمر والشان اللہ أحد۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: اَحَدٌ یہ لفظ اللہ سے بدل ہے۔ ایک جماعت نے اسے أحدُ اللہ تنوین کے بغیر پڑھا ہے مقصود خفت کا طلب کرنا اور دو ساکنوں کے اجتماع سے دور بھاگنا ہے اس ضمن میں شاعر کا قول ہے: ولا ذاکرَ اللہ إلا قلیلاً یہاں بھی ذاکر پر ایک زبر اسی تاویل میں ہے۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② حاجات میں جس کا قصد کیا جاتا ہے۔ ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی روایت نقل کی ہے کہ جس کا حاجات میں قصد کیا جاتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝ (النحل) پھر جب تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہو۔ اہل لغت نے کہا: الصَّمَدُ سے مراد وہ سردار ہے کہ حادثات اور ضروریات میں جس کا قصد کیا جاتا ہے۔ شاعر نے کہا:

أَلَا بَكَّرَ النَّاعِي بِخَيْرِ بَنِي أَسَدْ　　بِعَمرِو بنِ مَسْعُودٍ و بِالسَّيِّدِ الصَّمَد

خبردار موت! کی خبر دینے والے نے بنی اسد کے بہترین آدمی یعنی عمرو بن مسعود اور ایسے سردار کی موت کی خبر دی جس کا

ضروریات میں قصد کیا جاتا ہے۔

ایک قوم نے کہا: الصَّمَدُ سے مراد ہمیشہ اور باقی رہنے والا ہے جو ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: الصَّمَدُ کی تفسیر مابعد کلام ہے جو لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے۔ حضرت ابی بن کعب نے کہا: الصَّمَدُ سے مراد جو نہ کسی کو جنتا ہے اور نہ ہی اسے جنا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر چیز عنقریب مرجائے گی اور جو چیز مرے گی اس کی میراث تقسیم ہوگی۔

حضرت علی شیر خدا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابووائل شقیق بن سلمہ اور سفیان نے کہا: الصَّمَدُ سے مراد وہ سردار ہے جس کی سرداری انتہاء کو پہنچی ہوئی ہو۔ اسی معنی میں شاعر کا قول ہے:

عَلَوْتُهُ بِحُسَامٍ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ   خُذْهَا حُذَيْفَ فَأَنْتَ السَّيِّدُ الصَّمَدُ

میں نے اس پر تلوار کو اٹھایا پھر میں نے اسے کہا: اے حذیفہ! یہ لوتو سردار تھا جس پر سرداری ختم ہوگئی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ہر کسی سے مستغنی ہے اور ہر کوئی اس کا محتاج ہے۔ سدی نے کہا: وہ ہر مرغوب میں مقصود ہے اور مصائب میں اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ حضرت حسن بن فضل نے کہا: وہ ذات ہے جو چاہے کرتی ہے اور جو ارادہ کرے اس کا حکم دیتی ہے۔ مقاتل نے کہا: وہ کامل ہے اس میں کوئی عیب نہیں اس معنی میں زبرقان کا یہ شعر ہے:

سِيرُوا جَمِيعًا بِنِصْفِ اللَّيْلِ وَاعْتَمِدُوا   وَلَا رَهِينَةَ إِلَّا سَيِّدٌ صَمَدُ

میں کہتا ہوں: یہ اقوال ایسے ہیں جن کو ''کتاب الاسنیٰ'' میں صمد کی وضاحت میں ذکر کیے ہیں ان میں سے صحیح جس کی اشتقاق گواہی دیتا ہے وہ پہلا قول ہے؛ اسے خطابی نے ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے جسے اپنی رحمتوں سے دور کر دیا ہے اسے ذلیل و رسوا کیا ہے، جہنم کو جس کا ٹھکانہ بنایا ہے اس نے اس سورت میں سے بعض الفاظ کو ساقط کر دیا ہے اور نماز میں یہ پڑھا اللہ الواحد الصمد جبکہ لوگ اس کو سنتے ہیں اس نے قُلْ هُوَ کو گرا دیا اور گمان یہ کیا کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں اور اَحَدٌ کے لفظ کو بدل دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ یہی صحیح ہے۔ جس پر لوگ ہیں وہ باطل اور محال ہے اس نے آیت کا معنی باطل کر دیا کیونکہ علماء تفسیر نے کہا: یہ آیت اہل شرک کے جواب میں نازل ہوئی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا: ہمارے سامنے اپنے رب کی صفت بیان کیجئے کیا وہ سونے کا ہے، تانبے کا ہے یا پیتل کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ هُوَ میں رد کے محل اور جواب کے مکان پر دلالت ہے۔ جب یہ لفظ نہ رہے تو آیت کا معنی باطل ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی ذات پر اختراع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ثابت ہو جائے گی۔

امام ترمذی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہمارے سامنے اپنے رب کا نسب بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ الصَّمَدُ وہ ہوتا ہے جو نہ کسی کو جنے اور نہ اسے جنا گیا ہو کیونکہ جسے جنا جاتا ہے وہ مر ہی جاتا ہے اور جو چیز مرتی ہے اس کا وارث بنا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ موت آئے گی اور نہ اس کا کوئی وارث بنے گا (1)۔

1۔ جامع ترمذی، کتاب التفسیر، سورۂ اخلاص، جلد 2، صفحہ 172۔ ایضاً، حدیث نمبر 3287، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۠ نہ اس کا کوئی مشابہ ہے اور نہ مساوی ہے، اس کی مثل کوئی بھی نہیں۔ حضرت ابوالعالیہ سے مروی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معبودوں کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: ہمارے سامنے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ تو جبریل امین اس سورت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اس کی مثل ذکر کیا اس میں حضرت ابی بن کعب کا ذکر نہیں یہ صحیح ترین ہے: یہ ترمذی کا قول ہے (☆)۔

میں کہتا ہوں: اس حدیث میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے الفاظ کا اثبات ہے اور صمد کی تفسیر ہے۔ یہ گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔ عکرمہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔ حضرت ابن عباس نے کہا: لَمْ يَلِدْ اس نے کسی کو نہ جنا جس طرح حضرت مریم نے جنا اور انہیں نہ جنا گیا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام کو جنا گیا۔ یہ نصاریٰ اور جنہوں نے حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا قرار دیا ان کا رد ہے۔

وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یعنی کوئی اس کا مثل نہیں اس میں اعرابی اعتبار سے تقدیم وتاخیر ہے۔ اس میں کان کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کیا گیا ہے تا کہ آیات کے اواخر ایک ہی نظم پر باقی رہیں اسے كُفُوًا اور كُفْوًا پڑھا گیا ہے سورۂ بقرہ میں یہ گزر چکا ہے کہ ہر وہ اسم جو تین حرف رکھتا ہو اس کا پہلا حرف مضموم ہو اس کے عین کلمہ میں ضمہ اور سکون جائز ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا (الزخرف: 15) میں ایسا کرنا جائز نہیں اس علت کی وجہ سے جو پہلے گزر چکی ہے۔ حفص نے كُفُوًا کو فاء کے ضمہ کے ساتھ بغیر ہمزہ کے پڑھا ہے۔ یہ تمام لغتیں فصیح ہیں۔

وہ احادیث جو اس سورت کی فضیلت میں وارد ہیں۔

اس میں تین مسائل ہیں:

سورۂ اخلاص کی فضیلت

مسئلہ نمبر 1۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سورت کو بار بار پڑھتے ہوئے سنا جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس آدمی کا ذکر کیا وہ آدمی اس کے عمل کو قلیل خیال کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے'' (1)۔

ان سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟'' (2) تو یہ امر صحابہ کرام پر شاق گزرا۔ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کوئی اس کی کیسے طاقت رکھ سکتا ہے؟ فرمایا: ''اللہ الواحد الصمد (3) ایک تہائی قرآن ہے''۔ امام مسلم نے ابودرداء سے اس کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

1۔ صحیح بخاری، فضائل القرآن، فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جلد 2، صفحہ 750

2۔ جامع ترمذی، فضائل القرآن، فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جلد 2، صفحہ 113

3۔ یہ سورۂ اخلاص سے کنایہ ہے۔

☆ جامع ترمذی، فضائل القرآن، فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، حدیث نمبر 3288، ضیاء القرآن پبلی کیشنز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جمع ہو جاؤ میں تم پر قرآن کا ایک تہائی تلاوت کرتا ہوں'' تو لوگ جمع ہو گئے جب جمع ہو گئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو انہوں نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا: میرا خیال ہے آسمان سے کوئی خبر آئی ہے تو اس نے آپ کو گھر میں داخل کر دیا ہے پھر آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے تمہیں کہا تھا میں تم پر ایک تہائی قرآن کی تلاوت کروں گا خبردار! یہ سورت ایک تہائی کے ہم پلہ ہے'' (1)۔ بعض علماء نے کہا: یہ سورت اس نام کی وجہ سے ایک تہائی قرآن کے برابر ہے جو الصَّمَدُ ہے کیونکہ یہ نام کسی اور سورت میں موجود نہیں اسی طرح اَحَدٌ ہے۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: قرآن حکیم تین اجزاء میں نازل ہوا۔ اس کے ایک تہائی احکام ہیں، ایک تہائی وعد و وعید ہیں اور ایک تہائی اسماء و صفات ہیں۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک تہائی کو جامع ہے وہ اسماء و صفات ہیں۔ صحیح مسلم میں جو حدیث ہے وہ اس چیز پر دال ہے۔ حضرت ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو قرآن کے اجزاء کا ایک جز بنا دیا ہے'' (2)۔ یہ نص ہے اسی وجہ سے اسے سورۂ اخلاص کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

سورۂ اخلاص کے ساتھ محبت کرتے ہوئے امام کا اس کی تلاوت کرنا

مسئلہ نمبر 2۔ امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک چھوٹے لشکر میں روانہ کیا وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور قراءت کا اختتام سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر کیا کرتا تھا۔ جب وہ صحابہ واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس سے پوچھو وہ کس وجہ سے یہ کام کیا کرتا تھا؟'' صحابہ نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا: یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اسے بتا دو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے''۔

امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری مسجد قبا میں ان کو نماز پڑھایا کرتا تھا اس کا آغاز قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سے کرتا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوتا پھر اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت پڑھتا وہ ہر رکعت میں ایسا کیا کرتا تھا اس کے ساتھیوں نے اس سے گفتگو کی انہوں نے اس سے کہا: تو یہ سورت پڑھتا ہے پھر تو نہیں دیکھتا کہ یہ چیز تیرے لیے کافی ہے یہاں تک کہ تو کوئی اور سورت پڑھتا ہے یا تو اسی سورت کو پڑھا کر یا اسے چھوڑ دے اور کوئی اور سورت پڑھ لیا کر؟ اس نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے میں اسے چھوڑنے والا نہیں اگر تم پسند کرو کہ میں اس کے ساتھ تمہاری امامت کراؤں تو میں ایسا کروں گا اگر تم ناپسند کرو تو میں تمہاری امامت کرنا چھوڑ دوں گا (3)۔ وہ سب اسے اپنے سے افضل خیال کرتے تھے اور یہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی اور ان کی امامت کرائے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے تو صحابہ

1۔ جامع ترمذی، فضائل القرآن، فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جلد 2، صفحہ 115

2۔ صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین وقصرھا، فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جلد 1، صفحہ 271

3۔ جامع ترمذی، فضل القرآن، فضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جلد 2، صفحہ 114-113

نے سب خبر عرض کی حضور ﷺ نے پوچھا: "اے فلاں! تیرے ساتھی تجھے جو کہتے ہیں اس سے تمہیں کیا چیز روکتی ہے اور تجھے کیا چیز اس امر پر برانگیختہ کرتی ہے کہ تو یہی پڑھے؟" اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اسے پسند کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی"۔ کہا: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

ابن عربی نے کہا: یہ اس امر پر دلیل ہے کہ ہر رکعت میں ایک سورت کا تکرار جائز ہے۔ میں نے اسباط کے مقام پر اٹھائیس اماموں میں سے ایک امام دیکھا جو ترکوں کو رمضان شریف میں نماز تراویح پڑھایا کرتا تھا وہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتا تھا یہاں تک کہ تراویح مکمل کردیتا مقصود ان پر تخفیف اور اس کی فضیلت میں رغبت تھی۔ رمضان میں قرآن حکیم کا ختم سنت نہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ امام مالک کا قول ہے۔ امام مالک نے فرمایا: مساجد میں قرآن حکیم کا ختم سنت نہیں۔

سورۂ اخلاص کے مخصوص وظیفہ کا ثواب

مسئلہ نمبر 3۔ امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آیا تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا جو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "واجب ہوگئی" (1)۔ میں نے پوچھا: کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا: "جنت"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ترمذی نے کہا: محمد بن مرزوق نے حاتم بن میمون ابو سہیل سے وہ ثابت بنانی سے وہ حضرت ابن بن مالک سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں: "جس نے ہر روز دو سو دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت کی تو اس سے پچاس سالوں کے گناہ بخش دیئے گئے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو" (2)۔ اسی سند سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: "جو آدمی بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو وہ دائیں پہلو پر سوئے پھر سو دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہوجا" (3)۔ کہا: یہ حدیث ثابت کی حدیث جو حضرت انس سے مروی ہے اس سے غریب ہے۔ مسند ابو محمد دارمی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے پچاس دفعہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی تو اس کے پچاس سال کے گناہ بخش دیئے گئے" (4)۔

کہا: عبداللہ بن یزید نے حیوہ سے وہ ابو عقیل سے وہ حضرت سعید بن مسیب سے روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے فرمایا: "جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دس مرتبہ پڑھا اس کے لیے جنت میں محل بنادیا جائے گا، جس نے بیس دفعہ اس کو پڑھا اس کے لیے جنت میں دو محل بنادیئے جائیں گے، جس نے اسے تیس دفعہ پڑھا اس کے لیے جنت میں تین محل بنادیئے جائیں گے" (5)۔ حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر تو ہم اپنے محلات کو زیادہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس سے بہت ہی وسیع ہے"۔

1۔ جامع ترمذی، لفضل القرآن، لفضل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، جلد 2، صفحہ 113 2۔ ایضاً۔ جلد 2، صفحہ 213 3۔ ایضاً

4۔ کتاب المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، صفحہ 178 5۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد 7، صفحہ 304، حدیث 11537

ابو محمد نے کہا: ابو عقیل، زہرہ بن معبد ہے علماء کا خیال ہے وہ ابدالوں میں سے تھے۔

ابو نعیم حافظ نے ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے مروی حدیث نقل کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا من قرأ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فی مرضه الذی یموتُ فیه لم یُفْتَنْ فی قبره وأمِن من ضغطةِ القبر وحملته الملائكة يوم القيمة بأكفها حتى تجيزه من الصراط إلى الجنة جس نے مرض موت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ کی تلاوت کی تو وہ قبر میں فتنہ میں مبتلا نہیں ہوگا (1)۔ قبر کے جھٹکے سے امن میں ہوگا قیامت کے روز فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے یہاں تک کہ اسے پل صراط سے گزار کر جنت تک پہنچا دیں گے۔ کہا: یہ حدیث غریب ہے نصر بن حماد بجلی اس کی روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

ابو بکر احمد بن علی بن ثابت حافظ نے عیسیٰ بن ابی فاطمہ رازی سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے ہوئے سنا: جب ناقوس بجایا جائے گا تو رحمٰن کا غصہ شدید ہو جائے گا فرشتے اتریں گے وہ زمین کی اطراف کو پکڑ لیں گے وہ لگاتار یہ پڑھیں گے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یہاں تک کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

محمد بن خالد جندی، امام مالک سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے روز مسجد میں داخل ہوا اس نے چار رکعات پڑھیں وہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور پچاس دفعہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا ہے کہ یہ چار رکعات میں دو سو دفعہ ہو جاتا ہے وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنی منزل دیکھ لے گا یا اسے اس کی منزل دکھائی جائے گی''۔

ابو عمرو جو حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی کے غلام تھے وہ حضرت جریر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو پڑھا تو اس گھر کے مکینوں اور ان کے پڑوسیوں سے فقر دور ہو جاتا ہے'' (2)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اس پر برکت نازل کی جاتی ہے، جو اسے دو دفعہ پڑھے تو اس پر اور اس کے اہل پر برکت نازل کی جاتی ہے، جو اسے تین دفعہ پڑھے تو اس پر اور اس کے تمام پڑوسیوں پر برکت نازل کی جاتی ہے، جو اسے بارہ دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں بارہ محل بنا دیتا ہے فرشتے کہتے ہیں: ہمارے ساتھ چلو ہم اپنے بھائی کے محلات دیکھیں اگر وہ اسے سو دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے پچاس سالوں کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے سوائے خون ریزی اور اموال لینے کے۔ اگر وہ اسے چار سو دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے ایک سو سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، اگر وہ اسے ایک ہزار تک پڑھے تو وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا مکان دیکھ لے گا یا اسے مکان دکھایا جائے گا''۔

سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں فقر اور تنگ دستی کی شکایت کی

1۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، جلد 7، صفحہ 305، حدیث 11538
2۔ ایضاً، جلد 10، صفحہ 179، حدیث 17075

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: ''جب تو گھر میں داخل ہو اگر اس میں کوئی ہو تو اسے سلام کرو اگر کوئی بھی نہ ہو تو مجھ پر سلام پیش کرو اور ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قراءت کرو'' اس آدمی نے اسی طرح کیا اللہ تعالیٰ نے اسے وافر رزق دیا یہاں تک کہ اس نے اپنے پڑوسیوں کو مال عطا کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم تبوک کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو سورج سفید طلوع ہوا اس کی شعاع اور نور تھا زمانہ گزشتہ میں میں نے کبھی بھی اسے نہیں دیکھا تھا حضرت جبریل امین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: ''اے جبریل! کیا وجہ ہے میں نے سورج کو سفید شعاع کے ساتھ طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہے زمانہ گزشتہ میں، میں نے اسے کبھی اس طرح طلوع ہوتے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت جبریل امین نے عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ آج مدینہ طیبہ میں معاویہ بن معاویہ لیثی فوت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں جو اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کس وجہ سے؟ حضرت جبریل نے کہا: وہ دن میں، رات میں، چلتے ہوئے، کھڑے اور بیٹھے ہوئے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرتے تھے، یا رسول اللہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زمین کو سمیٹ دوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں؟ فرمایا: ''ہاں''۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹ آئے (1)؛ یہ ثعلبی نے ذکر کیا۔ واللہ اعلم۔

1۔ دلائل النبوۃ بیہقی، جلد 5، صفحہ 245